اہلِ اقتدار کے خلاف جدوجہد کی اور تاریخ کے صفحات پر اَن مٹ نقوش چھوڑ گئیں۔ زیرنظر کتاب میں ایسی ہی تحریکوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں تحریک علویہ' عباسیہ' باطنیہ' قرامطہ' مہدویہ' صلاحیہ اور وہابیہ شامل ہیں۔ یہ جائزہ مؤرخانہ دیانت سے پیش کیا گیا ہے اور حالات و واقعات ایک تلاش وجستجو اور تحقیق کے بعد پیش کیے گئے ہیں۔ ایک قاری کو باطنیہ کے بارے میں مؤلف کی آرا عام مؤرخین کی آرا سے مختلف نظر آتی ہیں لیکن مولانا علم الدین سالک کے بقول مؤلف نے جو کچھ لکھا ہے اس سے "ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ایک مدت سے دانستہ یا نادانستہ اس فرقے کے خلاف پیدا ہو چکی ہیں"۔

ایک باب 'کاذبیہ' میں نبوت کے جھوٹے مدعیوں اسود' مسیلمہ' سجاح اور طلیحہ کی فتنہ انگیزیوں کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں اس طبع ثانی میں دو ابواب 'یورشِ تاتار' اور 'محمد علی' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ مؤلف کے ایسے مضامین ہیں جو پہلی اشاعت میں شامل نہ تھے۔

کتاب کے مؤلف خدابخش اظہر امرتسری اپنے دور کے نام ور شاعر' صحافی اور ادیب تھے جو ۲۰ سال تک روزنامہ زمیندار کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ۱۹۴۰ء میں پہلی دفعہ یہ کتاب شائع ہوئی اور اب ۶۵ سال بعد اس کی طبع جدید منظرعام پر آئی ہے۔ اس کا پیش لفظ مولانا علم الدین سالک اور مصنف کا تعارف شورش کاشمیری نے لکھا' جو اس طباعت میں بھی شامل ہیں۔ طبع جدید کا تعارف جناب طالب الہاشمی نے تحریر کیا ہے۔ اسلامی تاریخ اور تحریکوں سے دل چسپی رکھنے والے قارئین کے لیے نہایت معلومات افزا کتاب ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

جناب غلام احمد پرویز: اپنے الفاظ کے آئینے میں' پروفیسر محمد دین قاسمی۔ ناشر: کتاب سرائے' الحمد مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۳۹۱۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

اسلام کے علمی ذخیرے پر نیش زنی' کفار اور مشرکین کا وطیرہ تو تھا' لیکن گذشتہ تین صدیوں کے دوران' بالخصوص مغربی علم الکلام سے متاثرہ ایک گروہ نے اپنی علمی کمزوری کے ہاتھوں مجبور ہوکر' خود اسلام ہی کے خلاف وعدہ معاف گواہ بننے کا راستہ منتخب کیا۔ اس گروہ میں ایک نمایاں عنصر منکرین حدیث کا ہے' جو اپنی علمی سطح کو بلند کرنے یا ملاحدۂ مغرب کی فکری یاوہ گوئی کا